اسلام کا غلبہ ایٹم بم سے نہیں علمی برتری سے ظاہر ہوگا

مجھے بتایا گیا ہے تیرے دور خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعتِ قرآن کا کام ہوگا

فرینکفورٹ ۔ مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ر جولائی ۱۹۸۰ء کا دن (جو جمعہ کا دن تھا) بہت مصروفیت میں گزارا۔ اس دن حضور نے مسجد نور فرینکفورٹ میں نماز جمعہ پڑھانے اور قریباً سوا گھنٹہ تک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ ۸ بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک فرینکفورٹ اور اس کی مضافاتی بستیوں میں رہائش رکھنے والے قریب دو صد احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا

خطبہ جمعہ میں حضور نے علی الترتیب فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت نازل ہونے والے غیر معمولی افضال خداوندی اور غلبۂ اسلام کے حق میں ان کے طیب و شیریں ثمرات کا ذکر کرنے کے بعد اسی تسلسل میں جماعت کی تعلیمی اور علمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ بھی ایک نئے مالی جہاد کی حیثیت رکھتا ہے اس کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کے عملی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس عملی جہاد کی ایک شکل وہ عظیم تعلیمی منصوبہ ہے جو جماعت کی علمی ترقی اور غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی زیور علم سے آراستہ ہو کر اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کے حسن سے حسن لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ کیونکہ اسلام کا موعودہ غلبہ ایٹم بم وغیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ علمی تفوق کے ساتھ وابستہ ہے۔

اسی روز شام کو حضور نے جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کے احباب سے اجتماعی ملاقات کے دوران خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا اور اس کی عارضی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ہمیشہ دو بخدا رہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال و بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں تاکہ لوگ ان کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھچے چلے آئیں اور اس طرح ان کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بخیریت زیورچ پہنچ گئے

ربوہ ۱۵ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اعلائے کلمۃ الاسلام اور اشاعت قرآن کریم کے عظیم منصوبے کے سلسلہ میں سوئٹزرلینڈ میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت اور خیروعافیت کے بارے میں زیورچ سے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہونے والی کیبل گرام کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی بخیریت ہیں۔ حضور ۱۲ر جولائی کی شام کو بذریعہ کار زیورچ پہنچ گئے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے اپنے پیارے اور محبوب آقا ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضور کے دورہ کے ہر جہت سے کامیاب و کامران ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی تائید سے اس دورے کے بابرکت ثمرات برآمد کرے آمین

□□□□□□

حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خطبہ کے آغاز میں اپنی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دوست جانتے ہیں کہ ۲۵ر مارچ کو گردے کی انفیکشن کا مجھ پر حملہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بیماری ۹۰ فی صد ٹھیک ہو چکی ہے صرف دس فی صد باقی ہے جس کے لئے اینٹی بائیوٹک (جراثیم کش) ادویہ استعمال کرائی جا رہی ہیں۔ ان ادویہ کے استعمال کی وجہ سے میں ایک گونہ کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ سو پہلی بات جو میں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا فرمائے تاکہ میں اسی کی دی ہوئی توفیق سے اپنے فرائض کما حقہ ادا کر سکوں۔

حالیہ طویل سفر کی غرض و غایت

حضور نے مزید فرمایا کہ اس بیماری اور کمزوری کی حالت میں میں نے اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے ایک طویل سفر اختیار کیا ہے۔ یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ افریقہ نیز امریکہ اور کینیڈا جانے کا ارادہ ہے۔ ایک تو یورپ کے مشنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے اور ان میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ان کی طرف زیادہ وقت اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسرے پاکستانی احمدی ان ممالک میں خاصی تعداد میں آ چکے ہیں۔ ان کی تربیت اور غیر اسلامی ماحول سے ان کی حفاظت ضروری ہے۔ وقت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ مغربیت اور لادینیت کے اثر سے انہیں بچایا جائے اور انہیں غلبۂ اسلام کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل بنایا جائے۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو وقت اور توجہ چاہتے ہیں اور ان کے لئے سفر اختیار کرنا ضروری ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اول

خُدائی تدبیر اور اسکی کارفرمائی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت میں بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں جن کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی سے ہے جو چند سال کے بعد شروع ہونے والی ہے۔

اپنے شروع زمانۂ خلافت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کارفرما نظر آ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو تحریک یا منصوبہ بھی میری طرف سے جاری کیا جائے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اُس کا تعلق ضرور ہوگا۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

سب سے پہلے میری طرف سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا منصوبہ پیش ہوا۔ جماعت نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ اس کے تحت بعض بنیادی نوعیت کے کام انجام دئے گئے۔ یہ گویا ابتداء تھی اُن منصوبوں کی جو خدائی تدبیر کے ماتحت غلبۂ اسلام کے تعلق میں جاری ہونے تھے۔

نُصرت جہاں سکیم

۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں کا منصوبہ جاری ہوا۔ اس کا تعلق مغربی افریقہ کے ممالک میں سکول اور کلینک کھولنے سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش میں اتنی برکت ڈالی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت آپ لوگوں نے جو مالی قربانی کی وہ ۵۳ لاکھ روپے تھی۔ اس رقم سے وہاں سکول اور کلینک کھولے گئے اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب ان ملکوں میں نصرت جہاں کا سالِ رواں کا بجٹ چار کروڑ روپے کا ہے۔

پھر اس سکیم کے تحت بہت سے احباب نے جانی قربانی کا جو نمونہ پیش کیا وہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے مغربی افریقہ میں نئے کلینک کھولنے اور انہیں چلانے کے لئے تین تین سال وقف کئے۔ میں نے ان سے کہا تم خدمت کے لئے جا رہے ہو۔ جاؤ ایک جھونپڑا ڈال کر کام شروع کر دو اور مریضوں کی ہر ممکن خدمت بجالاؤ۔ میں ابتدائی سرمایہ کے طور پر انہیں صرف پانچ سو پونڈ دیتا تھا۔ انہوں نے اخلاص سے کام شروع کیا۔ غریبوں سے ایک پیسہ لئے بغیر ان کی خدمت کی۔ امراء نے وہاں کے طریق کے مطابق اپنے علاج کے اخراجات خود ادا کئے۔ اب وہاں ہمارے ایسے ہسپتال بھی ہیں جن کی بچت تمام اخراجات نکالنے کے بعد ایک ایک لاکھ پاؤنڈ سالانہ ہے۔ دو سال کے اندر اندر سولہ ہسپتال کھولنے کی توفیق مل گئی۔ پھر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اور اب تو میڈیکل سنٹروں کی تعداد چوبیس پچیس ہو گئی ہوگی۔ وہاں لوگ ہمارے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی ہسپتال قائم کرو۔

اسی طرح مغربی افریقہ کے ممالک میں پہلے یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا۔ سارے سکول عیسائی مشنوں کے ہوتے تھے مسلمان بچے بھی اُنہی کے سکولوں میں پڑھنے پر مجبور تھے۔ وہ براہِ راست بائبل کی تعلیم دیئے بغیر ان کا عیسائی نام رکھ کر انہیں چپکے سے عیسائی بنا لیتے تھے۔ جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہاں پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کی توفیق دی۔ اس طرح وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نصرت جہاں منصوبہ کے تحت سولہ نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے وہاں اس سے زیادہ تعداد میں سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی۔ غلبہ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں منصوبہ کے تحت یہ بنیادیں فراہم کر دیں۔

اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس خدمت کا اتنا اثر ہے کہ نائیجیریا میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں ملک کے صدر نے جن کا تعلق مسلم نارتھ سے ہے جو پیغام بھیجا اس میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا کہ میں تمام مسلمان فرقوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی ملک و قوم کی اسی طرح خدمت کرنی چاہیئے جس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کر رہی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور اس کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ تیسرا بڑا منصوبہ جو جماعت میں پیش کیا گیا وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ہے۔ اس کے تحت آپ نے دس کروڑ روپے بطور چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال سے ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اشاعت قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے دَورِ خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہوگا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانہ میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دوگنا زیادہ اشاعت ہو چکی ہے۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں اب تک قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کرا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس تعلق میں حضور نے اُن نئی سہولتوں کا ذکر کیا جو اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں بفضلِ تعالیٰ میسر آئی ہیں اور بتایا کہ پہلے یورپ کا کوئی اشاعتی ادارہ قرآن مجید شائع کرنے اور اسے خریدنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ ایک بہت بڑی اشاعتی فرم نے بہت بڑی تعداد میں قرآن مجید شائع کرنے اور اسے فروخت کرنے کا ذمہ اُٹھایا ہے۔ چنانچہ دو ہفتہ کے اندر اندر اُس نے قرآن مجید کے بیس ہزار نسخے طبع کر کے مجلد حالت میں ہمارے ہاتھ میں پکڑا دئے اور پھر ہم سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے بیس ہزار کے بیس ہزار نسخے خرید کر رقم ہمیں دے دی۔

اس کے بعد حضور نے فرانسیسی، اٹیلین اور سپینش زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے انتظامات کی تفاصیل بیان فرمائیں اور بتایا کہ خدا نے چاہا تو چند سال تک یہ تراجم بھی شائع ہو جائیں گے۔ مزید براں دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں جا چکا ہے اور اس کی پروف ریڈنگ ہو رہی ہے اور آخری کاپیاں بھی اسکی مل چکی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ عنقریب کتابی شکل میں شائع ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ خدا کا کام ہے اور وہی اسکی انجام دہی کے سامان کر رہا ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ خُدا تعالیٰ پر کامل توکل رکھے اور اسے ہی اپنا کارساز سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کامل توکل کے معنے یہ بتائے ہیں کہ خُدا کے سوا ہر کسی کو لاشئ محض سمجھو اور اس بات پر کامل یقین رکھو کہ جو کچھ کریگا خُدا ہی کرے گا۔ وہی تمہاری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے گا اور ان کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کر دکھائے گا۔

تعلیمی ترقی کا عظیم منصوبہ اور اسکی اہمیت

بعدہٗ حضور نے اسی تعلق میں تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ نے سرمایہ مہیا کرنا تھا اور پھر اس مالی جہاد کے نتیجہ میں اشاعت اسلام کے علمی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس علمی جہاد کی ایک شکل تعلیمی اور علمی ترقی کا وہ عظیم منصوبہ ہے جو غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے

حضور نے اس عظیم منصوبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے جلووں کو جو کائنات ارضی و سماوی میں ہر آن ظاہر ہو رہے ہیں۔ آیات قرار دے کر اور ان پر غور کرنے والوں کو اولوالالباب قرار دیکر دنیوی علوم کو روحانی علوم کی طرح ہی اہم قرار دیا ہے اور ان دونوں علوم کو ایک دوسرے کا ممد و معاون ٹھہرایا ہے۔ اس منصوبہ کی اہمیت یہ ہے کہ افراد جماعت کو دنیوی علوم سے درجہ بدرجہ آراستہ کر کے ان میں قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کی جائے کیونکہ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایک اَن پڑھ کے مقابلہ میں ایک میٹرک پاس نوجوان قرآن کو سمجھنے اور اس کے علوم و معارف سے استفادہ کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ ایف۔ اے، ایف۔ ایس سی، بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی اور ایم اے، ایم ایس سی

باقی صفحہ ۷ پر

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک لحظہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ٹوٹ جانا انسان کی یقینی اور کامل ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ رمضان کی عبادات اور دُعاؤں کے نتیجہ میں یہ عید بھی ہمارے لئے حقیقی لحاظ سے خوشی کا دن ہے

اللہ تعالیٰ مقبول تدابیر اور دُعاؤں کے نتیجہ میں ہمیں اپنے مقصد یعنی لوگوں کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں ضرور کامیاب کریگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

وہ سب دوست، بھائی اور بہنیں جو اس وقت اس مسجد میں جمع ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے عید مبارک کرے اور وہ احمدی بھائی اور بہنیں جو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی اس عید کو مبارک کرے اور نوعِ انسانی کے لئے بھی ایسے حالات پیدا کر دے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن کی

حقیقی خوشیوں کے سامان

پیدا ہونے لگیں۔

ہم جو احمدی مسلمان ہیں، ہماری زندگی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہم اپنے ربِّ کریم کا خوف بھی رکھتے ہیں اور اس سے رجا یعنی امید بھی رکھتے ہیں۔ خوف کے یہ معنی نہیں کہ جس طرح کوئی شیر سے ڈر جائے یا کوئی سانپ سے ڈر جائے یا زلزلہ آئے تو دل میں ڈر پیدا ہو جائے۔ اس معنی میں ہم خدا تعالیٰ کے متعلق خوف کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ ہم اپنے محبوب آقا، اپنے مولا اور اپنے ربِّ کریم کے بارہ میں خوف کا لفظ اس معنی میں استعمال کرتے ہیں کہ کہیں ہماری اپنی غفلت یا کسی گناہ کے نتیجہ میں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ خدا کرے کہ سب، خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی اُسی کی رحمت سے توفیق پائیں۔

دوسرا پہلو رجا ہے۔ ہمارا اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ تعلق اُمید کے ساتھ وابستہ ہے۔ امید کی بنیاد پر قائم ہے۔ ہم خدا تعالیٰ سے کامل امیدیں رکھتے ہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں اُمید دلانے والے بہت سے اعلان بھی کئے گئے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور یہ کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اور یہ بھی کہ اگر تم اپنے دین پر استقامت سے قائم رہو گے تو تمہارے لئے

خُدا تعالیٰ کے فرشتے

بشارتیں لے کر آسمانوں سے اُتریں گے۔ پس ان وعدوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہم اپنے ربِّ رحیم سے اُمید، رجا اور توکل رکھتے ہیں اور ہم اُسی سے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ جو رمضان ابھی گذرا ہے اس میں ہمیں جس قدر بھی تھوڑی بہت دُعائیں کرنے اور عبادات بجالانے کی توفیق ملی ہے خدا تعالیٰ ردّ ی مکے ان چند گالوں کو قبول کرلے اور وہ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں اس دُنیا میں بھی داخل کرے اور اُس دُنیا (آخرت) میں بھی ہمیں جنتوں کا وارث بنائے۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ اگر ایک لحظہ کے لئے اپنے رب سے تعلق کو توڑ لے تو اُس کی یہ لغزش اس کے لئے یقینی اور کامل ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق پیار کا اور فدائیت کا اور جاں نثاری کا قائم رہے گا اور جب تک ہم اُس کی ذات اور صفات کی کامل معرفت رکھیں گے اور

کامل یقین کے ساتھ

اُس کی کامل قدرتوں پر ایمان لائیں گے تو وہ اپنی قدرتوں کے نظارے ہماری زندگی میں ہمیں دکھلاتا رہے گا۔ پس ہم امید رکھتے ہیں کہ رمضان میں جو بھی تھوڑا بہت ہم سے خدا کے حضور پیش کیا گیا، اس کے نتیجہ میں یہ عید ہمارے لئے واقع میں اور حقیقی معنی میں دین و دُنیا کے لحاظ سے خوشی کا دن ہے۔ ہماری دُعا بھی ہے اور ہمیں امید بھی ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اتنا فضل کرنے والا ہے اور اتنی رحمتیں نازل کرنے والا ہے کہ ہماری زبان تو کیا اگر ہمارے جسم کا ذرّہ ذرّہ بھی خدا کا شکر اور حمد کرنے لگ جائے تب بھی ہم اُس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ جب ہم اپنی کمزوریوں اور اپنی کوتاہیوں اور اپنے نقائص کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم کانپ اُٹھتے ہیں لیکن جب ہم اپنے پیار کرنے والے رب کے سلوک پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور ہم اس یقین پر قائم ہو جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد جو عظیم کام کیا ہے یعنی بنی نوعِ انسان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام۔ اس مقصد میں ہماری حقیر کوششیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں کامیاب ہوں گی اور نوعِ انسانی اس زمانہ میں جو

مہدی علیہ السّلام کا زمانہ

ہے یعنی وہ مہدی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند ہیں اور جن کا زمانہ ایک ہزار سال پر ممتد ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ مہدی علیہ السلام کی جماعت کو توفیق دے گا کہ وہ خدا کی راہ میں مقبول تدابیر اختیار کریں اور مقبول مجاہدے بجالائیں اور مقبول دُعاؤں کی توفیق پائیں یہاں تک کہ اُن کے سپرد جو کام ہوا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا کرے گا۔ تب نوعِ انسانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی اور انسان اپنی ترقی اور ارتقاء کے لحاظ سے اپنے عروج کو پہنچ جائے گا اور ساتویں آسمان کو چھونے لگے گا۔ اس کے بعد صدیاں ایسی گزریں گی جب سارے انسانوں کی باہمی کوشش اور تدبیر یہ ہوگی کہ وہ اس بلند اور ارفع مقام پر ٹھہرے رہیں اور نیچے کی طرف، تنزّل کی طرف نہ جائیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہیں اور آپؐ کے روحانی فیض کے نتیجہ میں مہدی علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ آخری ہزار سال جو مہدی کا زمانہ ہے، یہ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت اور روحانی طور پر

ترقیات کا زمانہ

ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کو نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ سب کچھ پیش کر دینا چاہیئے جو وہ ہم سے مانگتا ہے اور وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہیئے جو وہ ہمیں دے رہا ہے یعنی وہ انعامات کہ جن سے بڑھ کر کوئی چیز ہمارے تصوّر میں نہیں آسکتی اور خود وہ نعماء بھی ہمارے تصوّر میں نہیں آسکتیں جو آخرت میں ملنے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کا تو ایک ایک بول ایسا ہے کہ ہر دو جہان اس پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ پس وہ خدا جو ہر وقت اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازنے والا ہے اُس کا کس مُنہ سے ہم شکر ادا کریں۔ لیکن جتنا شکر ادا کر سکتے ہیں خدا کرے کہ اتنا شکر ادا کرنے کی ہمیں توفیق ملتی رہے۔

اب ہم دُعا کر لیتے ہیں۔ عید کے لحاظ سے ایک نیا دَور شروع ہو گیا اگلی چھوٹی عید تک۔ یہ زمانہ جو چاند کے لحاظ سے بارہ مہینہ کا زمانہ ہے اس میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمتوں کے وارث ہوں اور

شاہراہِ غلبۂ اسلام

پر ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھنے والا ہو تاکہ خدا تعالیٰ کے جلال کے جلووں اور اس کے جمال کی چمکاروں کو دُنیا دیکھے اور لوگ اپنے پیار کرنے والے رب کے حُسن و احسان سے گھائل ہو کر خدا کے عشق میں مست ہو جائیں اور حقیقی خوشی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

بہ سفر رفتنت مبارک باد

سیّدی محبوبی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عالمی تبلیغی دورہ پر روانگی کے مبارک موقع پر

روشن رہے یہ شمعِ ہدایت خُدا کرے
"فانُوس بن کے اِس کی حفاظت خُدا کرے"

چُومے قدم زمین تمہارے جہاں بھی جاؤ
ہو آسماں سے بارشِ رحمت خُدا کرے

ہر مرحلہ سفر کا ہو طے خوبیوں کے ساتھ
دَم سے تمہارے دیں کی اشاعت خُدا کرے

دیکھیں تمہیں تو کہہ اُٹھیں سب تشنگانِ فیض
سر پر رہے یہ ابرِ سخاوت خُدا کرے

افزوں ہو تم سے دینِ محمّدؐ کی آبرو
پھیلے جہاں میں نُورِ رسالت خُدا کرے

سایہ فگن ہو رحمتِ حق ہر مقام پر
آئے نہ سَر پہ کوئی تمازت خُدا کرے

مِٹ جائیں نفرتوں کے اندھیرے جہان سے
ہر دل میں موجزن ہو محبّت خُدا کرے

شرمندگی سے اہلِ خرد سرنگوں رہیں
کہتے رہو جنوں کی حکایت خُدا کرے

"ہر گام پر فرشتوں کے لشکر ہوں ساتھ ساتھ
ہر مُلک میں تمہاری حفاظت خُدا کرے"

ثاقبؔ زیروی

اے میرے دوستو! اب میری آخری وصیت سنو!

(حضرت مہدی معہود ؑ)

"اے میرے دوستو! اب میری آخری وصیت سنو! اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو! تم اپنے اُن تمام مناظرات میں جو تمہیں عیسائیوں سے پیش آتے ہیں رُخ بدل لو۔ اور عیسائیوں پر ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کیلئے فوت ہو گیا ہے ..... اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کہاں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کر دے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلائے اس لئے اُس نے مجھے بھیجا۔"

(ازالہ اوہام - حصہ اوّل)

عید الفطر اور اس کے مسائل

سلطان احمد پیرکوٹی

دنیا کی ہر قوم میں خوشی کے بعض تہوار منائے جاتے ہیں۔ ان تہواروں پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس طرح وہ گزشتہ عرصہ کی کوفت اور تکان کو دور کرتے ہیں۔ اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے۔ اس لئے اس میں بھی خوشی کے بعض تہوار مقرر کئے گئے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں دو دن ایسے منائے جاتے تھے جن میں لوگ خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے اور کھیل کود کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر ان تہواروں کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی شکل میں تمہیں ان تہواروں کا نعم البدل عطا فرمایا ہے۔ (ابو داؤد) ان خوشی کے دنوں میں زائد عبادت کے علاوہ اپنے اپنے علاقہ کے رواج کے مطابق اگر خوشی کا کوئی اور طریق اختیار کیا جائے تو وہ مناسب ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ ہمارے ملک کے رواج کے مطابق عیدین کے موقعہ پر کھیلوں اور دعوت وغیرہ کا انتظام کر لیا جائے تو یہ عید کی خوشی کو زیادہ کرنے کا موجب ہوگا۔

(۲)

ان تہواروں میں سے عید الفطر کی آمد آمد ہے۔ عید الفطر کو عید الفطر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن سے انسان روزہ کی عبادات اور نیک اعمال اور ریاضت کی توفیق پانے کے بعد اپنی معمول کی زندگی کی طرف لوٹتا ہے یہ عید یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب شوال کا چاند دیکھ لو تو دوسرے دن یہ عید مناؤ۔

عید کے دن نہانا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور مسواک کرنا سنت نبوی ہے۔ ہر شخص جو تندرست ہو اسے اس عید کے روز غسل کرنا چاہیئے اگر خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگانی چاہیئے۔ نئے کپڑے مہیا ہو سکیں تو نئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اگر نئے کپڑے میسر نہ ہوں تو پرانے کپڑوں کو دھو کر صاف کر لینا چاہیئے۔ اجتماع کے موقعہ پر جہاں یہ چیزیں صحت عامہ کے لئے ضروری ہیں وہاں ان سے خوشی کا اظہار بھی ہوتا ہے جو عید کے لئے ضروری ہے۔

(۳)

عید الفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے پیشتر کچھ نہ کچھ کھانا مسنون ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل کچھ نہ کچھ ضرور تناول فرمایا کرتے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ

كان يفطر على تمرات
يوم الفطر قبل ان يخرج
الى المصلى

آپ عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے عید الفطر کے روز چند کھجوریں تناول فرمایا کرتے۔

(۴)

عید کی نماز کی ادائیگی کے لئے لوگ معمول سے زیادہ تعداد میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ اس دن ان لوگوں کو بھی عید کے اجتماع میں شامل ہونے کا حکم ہے جو عام حالات میں نماز میں شامل ہونے سے مستثنیٰ ہیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپ عید کی نماز میدان میں ادا فرماتے۔ ہاں اگر مسجد وسیع ہو اور اس کے پاس کھلا میدان موجود ہو جہاں لوگ مسجد میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے نماز ادا کر سکیں یا بارش وغیرہ ہو تو مسجد میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

(۵)

عید کی نماز کے لئے پیدل جانا مسنون ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ:

من السنة ان تخرج
الى العيد ماشيًا۔

(ترمذی)

یعنی یہ مسنون طریق ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا جائے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو تو سواری استعمال کی جا سکتی ہے۔

(۶)

عیدگاہ کی طرف ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے آنا مسنون ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ

كان اذا خرج يوم العيد
رجع فی غیرہ

(ترمذی)

آپ عیدگاہ سے واپس آتے ہوئے رستہ بدل لیتے یعنی وہی رستہ اختیار نہ فرماتے جس سے عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔

(۷)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا یہ طریق تھا کہ عید کو جاتے وقت بلند آواز سے تکبیرات کہتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

زَيِّنُوْا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اللّٰه اكبر۔ اللّٰه اكبر
لا اله الا اللّٰه۔ واللّٰه اكبر
اللّٰه اكبر ولله الحمد

(۸)

عید کے اجتماع میں عورتوں کا حاضر ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ وہ عورتیں بھی حاضر ہوں جو عام حالات میں نماز اور روزہ سے مستثنیٰ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان عورتوں حتیٰ کہ حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں جانے کا ارشاد فرماتے۔ حائضہ عورتیں دوسرے لوگوں کے پیچھے یا ایک طرف جو مقرر ہوتی بیٹھ جائیں اور باقی لوگوں کے ساتھ مل کر تکبیرات کہتیں اور دعا میں شریک ہوتیں

(بخاری)

(۹)

عید الفطر کی نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آ جانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے کیونکہ اس عید کیلئے آنے سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے اور لوگوں کو جمع ہونے میں دیر لگ جاتی ہے۔ اس لئے ارشاد نبوی ہے کہ اسے دیر سے ادا کیا جائے۔ ہاں عید الاضحیٰ کے بعد چونکہ قربانیاں کرنی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ ذرا پہلے پڑھا دینی چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

عَجِّلِ الاضحیٰ وَ اَخِّرِ الفطر

عید الاضحیٰ جلدی ادا کر لیا کرو اور نماز عید الفطر ذرا دیر سے ادا کیا کرو

(۱۰)

عید میں دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ سے قبل سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیرات زائد ہوتی ہیں ہر تکبیر پر ہاتھ کندھوں یا کانوں تک لا کر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں گو باندھ لینا بھی جائز ہے۔ اس دو رکعت نماز سے قبل یا بعد عیدگاہ میں کوئی نماز نہیں ہوتی۔ کوئی گھر واپس آ کر نفل ادا کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے خطبہ پڑھے جو موقع کے مناسب حال نصائح پر مشتمل ہو۔ خطبہ عید خطبہ جمعہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھنا چاہیئے۔ دوسرا خطبہ جمعہ کے خطبہ ثانیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ خطبہ بھی نماز عید کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس لئے مقتدیوں کو خطبہ سننا چاہیئے۔

(۱۱)

عید اور اسی قسم کے دوسرے اجتماعوں میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ جاتے وقت اور آتے وقت وقار سے چلنا چاہیئے تا ہجوم میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔ کوئی ایسی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہیئے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو۔

(۱۲)

عید الفطر کی نماز سے پہلے فطرانہ کی ادائیگی اسلام نے ضروری قرار دی ہے بلکہ یہ جتنا جلد ہو ادا کر دینا چاہیئے تا غرباء اور مساکین کی امداد کی جا سکے اور وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ خوشی میں شریک ہو سکیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فطرانہ روزوں کو لغو اور فحش باتوں سے پاک کرنے والا اور مسکینوں کے لئے خوراک اور غذا ہے۔

(ابو داؤد)

فطرانہ غریبوں کا حق ہے اور کسی اور مقصد کے لئے خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع (قریباً پونے تین سیر) کھجور، جو یا گندم یا اس کی قیمت کے برابر نقدی ہوتی ہے اور یہ ہر شخص پر واجب ہے۔

عید کارڈ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نہایت ضروری ارشاد

"رنگین عید کارڈ"

عید الفطر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھی رنگین عید کارڈ باہر سے آئے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہی روپیہ جو اس لغو طریق پر ضائع کیا جاتا ہے۔ وہی روپیہ جو اس لغو طریق پر خرچ کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ بعض ادھیڑ (عمر کے) حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اِس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو۔ اگر کوئی دکاندار لائے تو اُس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے۔ کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل جلد ۵ نمبر ۲۲ صفحہ ۲ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب اِن ایّام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قُرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اُس زمانہ میں اِس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اِس لئے اِس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اِس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اِس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

عیدُ الفطر سے متعلق ضروری ہدایات

(۱) عید کے دن نہانا۔ نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سُنّتِ نبوی ہے۔

(۲) عید الفطر کے دن سُنّتِ نبوی یہی ہے کہ انسان عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

(۴) تمام مَردوں، عورتوں اور بچوں کو نمازِ عید ادا کرنے کے لئے عید گاہ جانا چاہیئے جو عورتیں بوجہ عذر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں وہ بھی عید گاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امامِ وقت کا خطبہ توجہ سے سُنیں۔

عید گاہ میں جب تک امام نہ آئے خاموشی سے بیٹھنا اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیئے

(۵) عید الفطر کی دو رکعت نماز ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں۔
پہلی رکعت میں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور دوسری رکعت میں پانچویں تکبیر کے بعد باندھ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنی چاہیئے

(۶) نمازِ عید کے بعد امام جو خطبہ بیان کرے اُسے توجہ اور خاموشی سے سُننا چاہیئے کہ وہ عبادت کا حصہ ہے۔

(۷) عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا طریق یہ تھا کہ وہ بلند آواز سے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھتے جاتے تھے:-

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر
اَللّٰہُ اَکْبَر۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

(۸) عید الفطر کے موقعہ پر نمازِ عید سے قبل فطرانہ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے جو ہر مرد، عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ بچوں میں نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

ادارہ النور عید الفطر کے سعید موقعہ پر دنیا کے تمام کناروں تک پھیلے ہوئے فدایانِ مہدی کو مبارکباد پیش کرتا ہے

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

ادائیگیٔ زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ جاری ہے اِس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین

خدا کے ایک پیارے بندے کی کہانی

خدا کا ایک پیارا بندہ ہندوستان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اپنا مکان میں بیٹھا مریضوں کو دیکھ رہا تھا اور دوائی دے رہا تھا۔ اچانک ڈاکیہ آیا اور اس نیک آدمی کے ہاتھ میں ایک تار تھما دیا۔ خدا کے پیارے بندے نے جب تار کھولا تو پتہ چلا کہ یہ خدا کے مسیح موعود کا تار ہے خدا کے مسیح موعود نے لکھا تھا۔ "بلا توقف دہلی پہنچو"

خدا کا یہ بندہ تار پڑھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ سب مریضوں کو چھوڑا۔ گھر والوں کو بھی اطلاع نہ دی اور سیدھا ریلوے اسٹیشن کی طرف چل پڑا جیب میں ہاتھ ڈال کر یہ بھی نہ دیکھا کہ دہلی جانے کے لئے کرایہ بھی ہے یا نہیں خدا کے اس پیارے بندے کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ خدا کے مسیح موعود نے کہا ہے کہ کوئی توقف نہیں کرنا اور دہلی آنا ہے اس لئے اگر گھر گیا تو دیر ہو جائے گی۔ پیسے لینے گیا تو دیر ہو جائے گی، کسی کو بتانے لگ گیا تو دیر ہو جائے گی۔ خدا کا یہ پیارا بندہ قادیان سے امرتسر پہنچ گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ جیب میں جتنے پیسے تھے وہ سب ختم ہو گئے اور اب امرتسر سے دہلی جانے کا کرایہ بھی نہیں۔

مگر خدا کے اس پیارے بندے کو کسی کی پرواہ نہیں تھی اس کو اپنے خدا پر یقین تھا۔ امرتسر کے اسٹیشن پر گاڑی آنے میں کچھ دیر تھی خدا کا پیارا بندہ گاڑی کے انتظار میں اسٹیشن پر ٹہل رہا تھا۔

ساری دنیا جہان کا مالک خدا اپنے پیارے بندے کی طرف دیکھ رہا تھا خدا تعالیٰ کو اپنے اس پیارے بندے پر بہت پیار آیا جو کہ خدا کے مسیح موعود کی فرمانبرداری میں اتنا دیوانہ اور بے قرار تھا۔ تو اس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے پیارے بندے کے پاس دہلی کا ٹکٹ اور سفر خرچ کی رقم بھیج دی جائے۔

اچانک خدا کے اس پیارے بندے نے دیکھا کہ ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص اس کی طرف بڑھتا آ رہا ہے جب وہ قریب آیا تو خدا کے پیارے بندے نے اسے پہچانا یہ ایک ہندو رئیس تھا اس ہندو نے عرض کیا کہ حضور! میری بیوی سخت بیمار ہے اسے جا کر ذرا کی ذرا دیکھ آئیں۔

خدا کے پیارے بندے نے جواب دیا کہ میں خدا کے مسیح موعود کے بلانے پر دہلی جا رہا ہوں میں دیر نہیں کر سکتا کہیں آ جا نہیں سکتا اس ہندو رئیس نے جواب دیا میرا گھر بالکل نزدیک ہے اور ابھی گاڑی آنے میں کچھ دیر باقی ہے میں گاڑی آنے سے پہلے آپ کو واپس چھوڑ جاؤں گا۔

چنانچہ خدا کے پیارے بندے نے حامی بھر لی۔

ہندو رئیس خدا کے پیارے بندے کو گاڑی میں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا اور بیوی کا علاج کروانے کے بعد واپس اسٹیشن پر چھوڑ گیا اور خدا کے پیارے بندے کے ہاتھ میں دہلی کا ٹکٹ اور کچھ نقد رقم تھمائی اور بڑے ادب سے سلام کر کے چلا گیا۔

خدا کے پاک بندے نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر خدا کے مسیح موعود کے پاس پہنچ گیا۔

پیارے بچو! جانتے ہو یہ خدا کا پیارا بندہ کون تھا؟

خدا کا یہ پیارا بندہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو کہ خدا کے مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بلاوے پر قادیان سے دہلی تشریف لے گئے تھے۔

(سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بقیہ صفحہ ۲

پاس میں قرآن کو سمجھنے اور اس کے انوار سے منور ہونے کی اہلیت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ سو اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی اپنی اپنی استعداد کے مطابق دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرے تاکہ وہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہو سکے اور اس طرح وہ قرآن کے حسن سے حسن لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور اس بات کو سمجھ لے کہ اسلام کا موعودہ غلبہ ایٹم بم وغیرہ کے ذریعہ نہیں بلکہ علمی تفوق کی بناء پر ظاہر ہوگا۔

حضور نے آخر میں یہ واضح فرمایا کہ تعلیمی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ ہر علم کی بنیاد قرآن میں موجود ہے۔ کوئی دنیوی علم ایسا نہیں جس کا اصولی اور بنیادی طور پر قرآن میں ذکر نہ ہو اس لئے دنیوی علوم کی تحصیل قرآن کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ بلکہ قرآن کو سمجھنے اور اس سے ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ان علوم کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اس منصوبہ کا اصل مقصد ہے۔

حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ حضور پاکستان کی جماعتوں میں اس منصوبے کو پورے طور پر نافذ کرنے کے بعد دو تین سال میں دنیا بھر کی احمدی جماعتوں میں اسے نافذ کر دیں گے۔

حضور نے فرمایا دعا کریں کہ علمی ترقی کا یہ عظیم منصوبہ جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے اور قرآنی علوم کے اسرار کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرنے کی غرض سے جاری کیا گیا ہے ہر پہلو سے کامیاب ہو اور اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج ظاہر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کس فقہ پر عمل پیرا ہے؟

سوال:- جماعت احمدیہ کس فقہ پر عمل پیرا ہے؟

جواب:- اس بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ارشاد ذیل بالکل واضح ہے کہ

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔

اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفیہ پر عمل کریں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفیہ اگر کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲) (ناظم افتاء)

ویسٹرن ریجن کے پتہ میں تبدیلی!

جماعت ہائے احمدیہ ویسٹرن ریجن کا مرکز اوکلینڈ سے تبدیل ہو کر مندرجہ ذیل پتہ پر آ گیا ہے، احباب براہ کرم تبدیلی نوٹ فرما لیں:

۴۳۴ پیپرٹری روڈ
والنٹ کریک کیلیفورنیا

434 PEPPERTREE ROAD
WALNUT CREEK, CA 94598

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب

ہیمبرگ اور فرینکفورٹ کے گردونواح کے چار صد احباب سے ملاقات

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمدللہ

(صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام)

ربوہ ۱۰؍۱۱؍جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اور حضور بمعہ اہل قافلہ بخیریت فرینکفورٹ میں قیام پذیر ہیں۔

یہ بات اس کیبل گرام میں بتائی گئی ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے فرینکفورٹ سے جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام یہاں بھیجی ہے اور جو کہ آج صبح موصول ہوئی ہے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی کی سرزمین میں اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور اہل مغرب کو پیغام حق پہنچانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ ۹؍جولائی بروز سوموار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی جرمنی کے اہم صنعتی اور تجارتی مرکز میں ایک پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور اہل مغرب کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ یہ پریس کانفرنس دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اور اس میں کثیر تعداد میں صحافیوں نے شرکت کی۔ اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں حضور ایدہ اللہ سے متعدد سوالات کئے۔ جن کا حضور نے کافی وشافی جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کانفرنس کا بہت اچھا اثر مرتب ہوا۔ اس کی تفاصیل ابھی آرہی ہیں۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ ۸؍جولائی کو حضور نے فرینکفورٹ کے گردونواح سے آئے ہوئے دو صد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ اور انکو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس سے اگلے روز ۹؍جولائی کو حضور نے ہیمبرگ کے علاقے کے دو صد احمدی احباب کو ملاقات کا موقع دیا۔ یہ دونوں اجتماعی ملاقاتیں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور نہایت پُرشفقت انداز میں احباب سے گفتگو کی۔ فرینکفورٹ اور ہیمبرگ کے احباب اپنے روحانی آقا کا نورانی وجود اپنے درمیان پاکر مسرت وشادمانی سے نہال ہو رہے تھے۔ اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CA 94619

Non-Profit Organization
U.S. POSTAGE
PAID
OAKLAND, CA
PERMIT No. 4263